سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ مارچ بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی جو شام کو اور شدت اختیار کر گئی۔ اور اعصابی کمزوری بھی کافی ہو گئی جس کے باعث بہت فکر تھا اس وقت پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے

اسی غرض کیلئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے

"انسان کا فرض ہے کہ اس میں نیکی کی طلب صادق ہو اور وہ اپنے مقصد زندگی کو سمجھے۔ قرآن شریف میں انسان کی زندگی کا مقصد یہ بتایا گیا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ جب انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہیئے کہ خدا کو شناخت کرے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اور عبادت کے واسطے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ جب سچی معرفت ہو جائے تب وہ اس کی خلاف مرضی کو ترک کرتا ہے اور سچا مسلمان ہو جاتا ہے۔ جب تک سچا علم پیدا نہ ہو کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ دیکھو جن چیزوں کے نقصان کو انسان یقینی سمجھتا ہے ان سے بچتا ہے مثلاً سم الفار ہے جانتا ہے کہ یہ زہر ہے اس لئے اس کو استعمال کرنے کے لئے جرأت اور دلیری نہیں کرتا کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا موت کے منہ میں جانا ہے۔ ایسا ہی کسی زہریلے سانپ کے بل میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا طاعون والے گھر میں نہیں ٹھہرتا اگرچہ جانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے منشاء سے ہوتا ہے تاہم وہ ایسے مقامات میں جانے سے ڈرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر گناہ سے کیوں نہیں ڈرتا۔

انسان کے اندر بہت سے گناہ ایسی قسم کے ہیں کہ وہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے۔ جوں جوں معرفت بڑھتی جاتی ہے انسان گناہوں سے واقف ہوتا جاتا ہے۔ بعض صغائر ایسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ان کو نہیں دیکھتا لیکن معرفت کی خوردبین ان کو دکھا دیتی ہے۔ غرض اول گناہ کا علم عطا ہوتا ہے۔ پھر وہ خدا جس نے من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ (فرمایا ہے) اس کو عرفان بخشتا ہے۔ تب وہ بندہ خدا کے خوف میں ترقی کرتا اور اس پاکیزگی کو پا لیتا ہے جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے۔

اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقوےٰ و طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھلائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔"

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء)

ضروری اعلان

تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں یا اور جہاں جہاں ان دنوں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہو وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ "یوم مصلح موعود" ۲۰ مارچ کی بجائے بعد میں کسی اور دن منانے کا انتظام کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب

۱۲ مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

مکرمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب لائل پور فضل عمر ہسپتال کے لئے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر عطایا جات بھجواتی رہتی ہیں۔ انہوں نے مکرم شیخ صاحب مرحوم کی طرف سے ایک کمرے کا خرچ ادا کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب کے لئے اور ان کی نواسی کے لئے جو اکثر بیمار رہتی ہیں خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء

جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق

آج اسلامی اور افریقی ممالک میں جو چیز دیکھنے میں آتی ہے وہ ان ممالک کی سیاسی بے چینی ہے۔ بعض ممالک میں ابھی ابھی آزادی آئی ہے جیسے کہ افریقی ممالک ہیں۔ ان ممالک میں سیاسی بے اطمینانی ایک حد تک وقت کا تقاضہ ہے۔ جو لوگ مدت سے محکوم چلے آتے تھے ان کو یکدم ایک بالکل نئے ماحول سے واسطہ پڑا ہے۔ ابھی وہ لوگ آزادی کی قدر سے ناواقف ہیں اور ان میں باہم رسہ کشی ایک حد تک قابل نظر اندازی ہے تاہم بعض اسلامی ممالک میں جو حال ہم دیکھتے ہیں وہ بہت حد تک تشویش انگیز ہے۔ ان ممالک کی حالت یہ ہے کہ مغربی قسم کی سیاست سے وہ پہلی دفعہ دوچار ہوئے ہیں۔ بادشاہیاں حتی الوسع ختم ہو رہی ہیں۔ عوام بیدار ہو رہے ہیں مگر ان لوگوں میں جمہوریت کا صحیح تصور ابھی پیدا نہیں ہوا۔ اگر خود غرضیوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے اور صرف نیک نیتی کے تقاضوں ہی کو لیا جائے تو اکثر اسلامی ممالک میں یہ حالت ہے کہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ خود برسر اقتدار آ کر اپنی پالیسی چلائے کیونکہ اسکے خیال میں صرف اسی کی پالیسی پر چل کر ہی ملک ترقی کر سکتا ہے۔

معمولی حالات میں یہ جذبہ برا نہیں ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جب تک عنان حکومت اس کے ہاتھ میں نہ آئے اس وقت تک وہ اپنی مفید خدمات سے ملک و قوم کو سرفراز نہیں کر سکتا۔ اس طرح ہر طرف سازشوں اور دعاوی کا بازار گرم رہتا ہے مگر کوئی کام جو ملک و قوم کے لئے مفید ہو سرانجام ہو نہیں پاتا۔ سیاستین اسی ہیر پھیر میں لگے رہتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو سکے برسر اقتدار طبقے کو گرا کر اس کی جگہ آپ لے لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں اور قومی ترقی کے لئے پہلے برسر اقتدار گروہ نے جو کچھ کیا بھی ہوتا ہے وہ کھٹائی میں جا پڑتا ہے اور تمام منصوبے نامکمل رہ جاتے ہیں۔ جو روپیہ اور قوت خرچ ہو چکی ہوتی ہے وہ ضائع چلی جاتی ہے اور نیا برسر اقتدار گروہ نئے سرے سے اپنی تجاویز کے مطابق کام شروع کرتا ہے ابھی یہ کام شروع ہی ہوتا ہے تو حکومت پھر ایک دم پلٹا کھاتی ہے اور نئے لوگ برسر اقتدار آ جاتے ہیں جو آ کر پھر آغاز کرتے ہیں۔ اس طرح ملک میں بے چینی قرار پا جاتی ہے۔ جس قوم میں ایسی بے اطمینانی راہ پا جاتی ہے وہ کبھی چین کی سانس نہیں لیتا قوم ادھیڑ پکھاڑ میں لگی رہتی ہے۔ اس نتیجہ کے زیادہ تر نعرہ باز سیاستین ذمہ دار ہوتے ہیں جن کا فطری پیشہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ بھی برسر اقتدار آئیں ان پر نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور ان کے خلاف عوام کے دلوں میں زہر کے بیج بوتے رہیں۔

یہاں ہم جائز نکتہ چینی کے متعلق عرض نہیں کر رہے۔ حکومتوں پر جائز نکتہ چینی کرنا نہایت ضروری ہے۔ جمہوری حکومتوں میں تو یہ اشد ضروری ہے۔ اور ایک مشہور حدیث ہے کہ

"بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے"۔

یہ حدیث ایک اردو روزنامہ کے افتتاحیہ کالموں کے اوپر آپ نے دیکھی ہے۔ واقعی یہ عظیم جہاد ہے کہ جب کسی جابر بادشاہ کو غلطی پر دیکھے تو بلا خوف اس کو ٹوکا جائے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت کے ہر اچھے یا برے کام پر محض نکتہ چینی کی خاطر ہر وقت نکتہ چینی کرتے رہنا بھی بہترین جہاد تو کیا جہاد ہے۔

مندرجہ بالا حدیث کی رو سے بیشک حکومت پر نکتہ چینی کرنا جائز ہے مگر اسی حد تک جہاں تک ملک و قوم کے لئے مفید ہو لیکن نکتہ چینی کو ایک پیشہ ہی بنا لینا اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے۔ خواہ حکومت کوئی کام کرے اس پر جائز و ناجائز نکتہ چینی کرتے رہنا ہرگز جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنے کے زمرے میں نہیں آتا۔

ہر وقت اسی دھن میں لگے رہنا کہ حکومت کے خلاف لوگوں کے دلوں میں زہر کے پودے لگائے جائیں محض اس خیال سے کہ حکومت کے کام کسی کے اپنے نظریات کے مطابق نہیں چل رہا۔ خواہ وہ نظریات کتنے بھی مقدس ہوں اسلام اور جمہوریت دونوں میں ایسی سرگرمیوں کے لئے کوئی جواز نہیں ہے۔

یہ ہرگز کلمہ حق کہنے کے مترادف نہیں ہے کہ جہاں حکومت کے خلاف کوئی مجلس ہو یا کوئی جلسہ ہو وہاں بدبدا کر پہنچنا اور بڑھ چڑھ کر حکومت پر نکتہ چینیاں کرنا خواہ کتنی ہی مقدس اور پاک نیت سے ہو اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اور نہ کوئی حکومت اس کو برداشت کر سکتی ہے۔ ہر سٹیج کو لندن کی ہائیڈ پارک بنا دینا نہ تو کوئی صحیح سیاسی سرگرمی قرار پا سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کوئی مستحسن فعل ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ لندن میں ایک پارک ہے جس کو ہائیڈ پارک کہتے ہیں۔ وہاں ہر شخص جو چاہے تقریر کر سکتا ہے حکومت کو بلکہ شاہی خاندان کو بھی دشنام طرازی کا نشانہ بنا سکتا ہے۔ حکومت اس پر کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ کیونکہ حکومت جانتی ہے کہ ہائیڈ پارک کے مقررین کو عوام یونہی سمجھتے ہیں۔ ان کی تقریریں خواہ کتنی ہی انقلابی ہوں۔ خواہ کتنی ہی امن عامہ کے خلاف ہوں یا فساد فی الارض برپا کرنے والی ہوں حکومت ان کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ لیکن اگر یہی مقررین ہائیڈ پارک سے باہر۔ گلی گلی گاؤں گاؤں شہر شہر میں ایسی تقریریں کرتے پھریں تو پولیس فوراً انکو گرفتار کر لیتی ہے۔ پھر جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ خود اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے انسان ایسا کرے۔ اسلامی تاریخ میں سینکڑوں ہزاروں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے سامنے علمائے حق نے کلمہ حق کہنے کا فریضہ ادا کیا اور خواہ ان کو کتنا عذاب دیا گیا وہ کلمہ حق کہنے سے باز نہیں ہے اور ایسی مثالیں آج بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ کابل میں کئی احمدی کلمۂ حق کہنے کی وجہ سے سنگسار ہو چکے ہیں۔ صاحبزادہ سید عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو افغانستان میں اپنی علمیت کی وجہ سے خاص درجہ رکھتے تھے اور شاہی دربار میں دخل رکھتے تھے بلکہ امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی بھی آپ ہی نے کرائی تھی۔ جب قادیان سے ہو کر افغانستان پہنچے تو آپ کو سنگسار کرا دیا گیا۔ حالانکہ امیر نے یہاں تک آپ سے کہا کہ آپ صرف زبانی احمدیت کا انکار کر دیں۔ آپ نے سنگسار ہونا قبول کیا مگر کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے۔ امیر نے یہ پیشکش عین اس وقت بھی کی جب آپ کو گڑھے میں سنگسار ہونے کے لئے گاڑا جا چکا تھا۔ اسی طرح حضرت نعمت اللہ خاں کا واقعہ امیر امان اللہ کے عہد میں ہوا۔ ان کے علاوہ بھی کئی احمدی کابل میں درجہ شہادت کو پہنچے۔

ان لوگوں کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کا فریضہ ادا کیا لیکن جو شخص ایک سیاسی پارٹی بناتا ہے اور چاہتا ہے کہ موجودہ حکومت کو ہر طرح سے زک پہنچا کر خود برسر اقتدار آ جائے۔ خواہ وہ کتنا ہی مقدس مشن اپنے سامنے رکھتا ہو اس کو ہم کلمہ حق کا فریضہ ادا کرنے والا نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس کے پیش نظر ایک ذاتی مقصد ہوتا ہے وہ ہر طرح سے حکومت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے جو سرگرمیاں وہ اختیار کرتا ہے وہ فساد فی الارض کے مترادف ہیں وہ تو

(باقی صفحہ ۵ پر)

خدا کے خوف سے دل اپنا درد مند کرو

جہاں میں نام محمد کو سربلند کرو
مگر فیوضِ محمد کا در نہ بند کرو

خدا کا دین کوئی فلسفے کا کھیل نہیں
کہ اس سے جوڑ دو جو جو نظر پسند کرو

یہی ہے دین یہی ہے خلاصۂ اسلام
خدا کے خوف سے دل اپنا درد مند کرو

ہزار کلمۂ حق ہو کلام تیز نہ ہو
دوا ہو کڑوی تو اس پر غلافِ قند کرو

نہ قوم کی ہے یہ خدمت نہ پاسِ دین تو نیز
کہ بات بات میں چون وچرا و چند کرو

ایک علمی تحقیق

حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً صحیح حدیث ہے

مسئلہ ختم نبوت کی تشریح میں جماعت احمدیہ اور امام ملا علی القاری کا موقف

مودودی رسالہ ترجمان القرآن کے اعتراضات کا جواب

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

قاضی کوکب صاحب کا بے بنیاد اعتراض

مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن (جنوری ۱۹۶۴ء) میں قاضی عبدالنبی صاحب کوکب کا ایک مضمون زیرِ عنوان "قادیانیوں کے بعض دلائل کا علمی جائزہ" شائع ہوا ہے جس میں حدیث نبوی لو عاش لکان صدیقاً نبیاً اور حضرت امام ملا علی القاری کے بیان پر جرح کی گئی ہے۔

محترم قاضی کوکب صاحب اپنے مضمون کی بنیاد انہی الفاظ سے شروع فرماتے ہیں کہ:۔

"جب انہیں (احمدیوں کو انکارِ ختم نبوت کی) کی گنجائش پیدا کرنے کے لئے آیات قرآنی تو درکنار احادیث و آثار کے ذخیرے سے بھی کوئی واضح اور مستند چیز ہاتھ نہیں آتی تو غیر مستند آثار اور مجروح الاسناد روایات میں سے ہی استدلال کے لئے کوئی سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ حدیث و روایت کے نام سے بھی کچھ نہ کچھ تو پیش کیا ہی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ لوگ عموماً وہ روایت پیش کرتے ہیں جس میں حضرت ابراہیم، حضور کے فرزند کے متعلق یہ الفاظ ملتے ہیں۔ لو عاش لکان صدیقاً نبیاً" (ص۳۱)

جماعت احمدیہ ختم نبوت کی اقراری ہے

افسوس ہے کہ قاضی کوکب صاحب نے اپنی عمارت کی خشتِ اول ہی ٹیڑھی رکھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اب سوائے تا ثریا می رود دیوار کج کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا۔ جناب کوکب صاحب! احمدیوں کا تو قول یہ ہے کہ:۔

(الف) "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔" (کتاب البریہ حاشیہ ص۸۳)

(ب) "ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ (معاندین احمدیت) نہیں مانتے۔" (اخبار الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

(ج) "میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (رسالہ تقریر واجب الاعلان ص۵)

(د) "خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو در حقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص۳۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

اندریں حالات کوکب صاحب کا یہ کتنا بڑا اندھیر ہے کہ وہ احمدیوں کو ختم نبوت کا انکار کرنے والے قرار دے رہے ہیں۔ باقی رہا مسیح موعود کے امتی نبی ہونے کا عقیدہ۔ تو یہ امت کا ایک اجماعی عقیدہ ہے آنے والے مسیح موعود کو رب نے نبی اللہ قرار دیا ہے۔ اس کا انکار کرنے والے کو کافر ٹھہرایا گیا ہے۔ (حجج الکرامہ)

جماعت احمدیہ کے استدلال کی بنیاد قرآن مجید ہے

امتی نبوت کے جاری ہونے پر جماعت احمدیہ نے ہمیشہ آیات صریحہ قرآنیہ سے استدلال کیا ہے۔ کیونکہ عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر ہی رکھی جا سکتی ہے۔ گزشتہ دنوں جناب مودودی صاحب نے ایک کتابچہ "ختم نبوت" کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ جس کے جواب میں خاکسار نے کتاب "القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین" شائع کی۔ اس کے صفحہ ۳۹ تا ۶۳ پر فصل سوم میں دس آیات قرآنیہ سے امتی نبوت کا امکان ثابت کیا گیا ہے جن کے جواب سے مودودی صاحب عاجز آچکے ہیں۔ پس کوکب صاحب کی یہ دوسری غلط فشانی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ احمدی اپنے عقیدہ پر آیات قرآنیہ پیش نہیں کرتے۔ آیات کے علاوہ ہم احادیث نبویہ بھی پیش کرتے ہیں۔ ہاں قاضی کوکب صاحب کی یہ بات ضرور درست ہے کہ ہم حدیث نبوی

لو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔

سے بھی امتی نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔ اور اسے صحیح حدیث نبوی یقین کرتے ہیں۔

حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاء پر کوکب صاحب کا اعتراض

جناب کوکب صاحب نے سوال اٹھایا ہے کہ

"کیا ان الفاظ (لو عاش لکان صدیقاً نبیاً) کا حدیث ہونا بھی ثابت ہے اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ روایت سند صحیح کے ساتھ حضور تک پہنچتی ہے!" (صفحہ ۴۰ ۲)

پھر اس کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ چونکہ اس حدیث کے ایک راوی ابو شیبۃ ابراہیم بن عثمان الواسطی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ (جناب کوکب صاحب نے اس جگہ قسطلانی، امام ترمذی، امام احمد یحییٰ، نووی اور ابوداؤد وغیرہم کے اقوال دربارہ ابو شیبۃ نقل کئے ہیں) اس لئے حیرت ہے کہ ان آئمہ کی تصریحات کے باوجود راوی مذکور کی روایت کو بنائے استدلال بنایا جاتا ہے۔" (ص۲۴۳)

حدیث کے راوی ابو شیبۃ کو ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے

جناب کوکب صاحب کی "حیرت" کے ازالہ کے لئے گزارش ہے کہ اول تو جس طرح بعض ائمہ جرح و تعدیل نے راوی حدیث ابو شیبۃ ابراہیم بن عثمان الواسطی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح بعض ناقدین ائمہ کے نزدیک وہ قابل اور ثقہ راوی ہے۔ لکھا ہے۔

قال یزید بن ہارون ما قضی علی الناس رجل اعدل فی القضاء منہ وقال ابن عدی لہ احادیث صالحۃ وھو خیر من ابی حیۃ (تہذیب التہذیب جلد ۱ ص۱۲۵ نیز الاکمال فی اسماء الرجال حاشیہ ص۲)

کہ ابن ہارون کا قول ہے کہ ابراہیم بن عثمان (راوی حدیث زیر بحث) سے بڑھ کر کسی نے قضا میں عدل نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں۔ کہ اس کی احادیث اچھی ہیں۔ یہ ابو حیہ سے بہت بہتر راوی ہے۔

پھر ابو حیہ کے متعلق لکھا ہے۔

وثقہ الدار قطنی وقال النسائی ثقۃ۔ (تہذیب التہذیب جلد ۱ ص۱۱۳)

کہ امام دار قطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور امام نسائی بھی اسے ثقہ کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کا فیصلہ

اب سوال یہ رہ گیا کہ آیا اگر کسی ایک راوی کو بعض ائمہ ضعیف قرار دیں جبکہ بعض دوسرے اسے ثقہ بھی ٹھہرائیں۔ تو کیا ایسے ایک راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر صحیح اور مردود ٹھہرا کر اسے بنائے استدلال نہ بنایا جائے۔ حالانکہ حدیث زیر بحث صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ میں مروی ہے۔ اور دیگر احادیث سے اس کی تقویت بھی ثابت ہے؟

اس کے جواب کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے کلمات ذیل قابل توجہ ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "یہ بھی روشن ہو گا کہ روایت کا ثبوت اور اس کی قوت کچھ اسی میں منحصر نہیں کہ اس کی سند ہی اچھی ہو۔ اگر کوئی آیت یا روایت صحیح اس کی مصدق ہو تو یہ تصدیق آیت و روایت کافی ہے۔"

(آب حیات صفحہ ۶۴ مطبع مجتبائی مطبوعہ ۱۲۹۸ ہجری)

(ب) "جس خبر کے مصدق عقل یا نقل ہو اس کو صادق ہی سمجھنا چاہیئے اگرچہ اس کے راوی ضعیف ہی کیوں نہ ہوں"

(آب حیات صفحہ ۶۲)

پس جناب کوکب صاحب کا حدیث نبوی لو عاش لکان صدیقاً نبیاً سے اس لئے اعراض کرنا کہ بعض ائمہ نے اس کے ایک راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ محض تعصب کا بہانہ ہے اہل علم اصحاب فن کا یہ طریق ہرگز نہیں۔

حدیث کے صحیح ہونے پر فحول ائمہ کی شہادت

دوم۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً کی صحت کا بہت سے فحول ائمہ حدیث نے اقرار فرمایا ہے۔ حضرت امام علی القاری کے متعلق تو خود کوکب صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ "انہوں نے اس روایت کو صحیح مانا ہے"

(ترجمان القرآن صفحہ ۵۶)

پھر البیضاوی کے حاشیہ الشہاب علی البیضاوی میں واضح طور پر درج ہے "و اما صحۃ الحدیث فلا شبھۃ فیھا" کہ جہاں تک حدیث کے صحیح ہونے کا سوال ہے تو یہ بات ہر شک و شبہ سے بالا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (جلد ۷ صفحہ ۱۷۵)

پس راوی ابراہیم بن عثمان کے بارہ میں بعض لوگوں کے اعتراض ضعف کی وجہ سے حدیث نبوی کی صحت میں کسی شبہ کی گنجائش پیدا نہیں ہو جاتی۔

حدیث زیر بحث متعدد طرق سے مروی ہونے کے باعث قوی ہے

سوم۔ تیسری گزارش یہ ہے کہ ابن ماجہ کی اس حدیث کی تائید دوسری تین روایات سے بھی ہوتی ہے جو مختلف طرق سے مروی ہیں۔ حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں "و بین الحافظ السیوطی انہ صح عن انس انہ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابنہ ابراھیم قال لا ادری رحمۃ اللہ علی ابراھیم لو عاش لکان صدیقاً نبیاً" کہ امام سیوطی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو حضور نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ابراہیم پر ہو اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور نبی بن جاتا۔"

(الفتاوی الحدیثیہ مصنفہ ابن حجر الھیثمی صفحہ ۱۵۰ مصری)

نیز امام السیوطی فرماتے ہیں "روی ابن عساکر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۱۵۰) کہ اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے" پھر علامہ قسطلانی کہتے ہیں "و قد روی من حدیث انس بن مالک قال لو بقی ابراھیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان نبیاً" کہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اگر آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے تو ضرور نبی ہوتے (المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۳) علاوہ ازیں تاریخ ابن عساکر میں لکھا ہے "و روی البیہقی بسندہ الی ابن عباس انہ لما مات ابراھیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لہ مرضعاً فی الجنۃ تتم رضاعتہ و لو عاش لکان صدیقاً نبیاً" کہ امام بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنت میں اس کے لئے دایہ مقرر ہے جو اس کی رضاعت کی تکمیل کرے گی اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہو جاتا"۔

(تاریخ ابن عساکر جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

امام ملا علی القاری اور محمد قاسم نانوتوی کا اعتراف

ان دوسری روایات سے ابن ماجہ کی روایت زیر بحث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً کی زبردست تائید ہوتی ہے اسی لئے حضرت ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں "لہ طرق ثلاث یقوی بعضھا ببعض" کہ یہ حدیث تین طریقوں سے مروی ہے جن کے باعث یہ حدیث نہ صرف صحیح قرار پاتی ہے بلکہ قوی قرار پاتی ہے (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸)

اس موقعہ پر ہم جناب کوکب صاحب اور ان کے ساتھیوں کے سامنے حضرت مولانا نانوتوی کا ایک اور زریں قول بھی پیش کرتے ہیں۔ آپ حیات النبی کے سلسلہ میں بعض روایات کے ذکر پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ان روایات میں بعض روایات کا باعتبار سند کے چنداں قوی نہ ہونا چنداں مضر نہیں۔ چند ضعیف باہم مل کر اس طرح قوی ہو جاتی ہیں جیسے بہت سے احاد مل کر متواتر بن جاتے ہیں"

(آب حیات صفحہ ۱۹۱)

پس یہ امر بالبداہت ثابت ہے کہ حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً ایک صحیح حدیث نبوی ہے بلکہ اپنے متعدد طرق کے باعث قوی حدیث ہے

صحت حدیث حضرت حکم عدل کا فیصلہ کے متعلق

آگے چلنے سے پیشتر یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ کبھی کبھی احادیث کی صحت مکاشفہ سے بھی ہو جاتی ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"آپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث مذکور کی صحت اس کے مکاشفہ سے معلوم ہوئی"

(آب حیات صفحہ ۱۶۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم عدل کا ارشاد حدیث زیر غور کے سلسلہ میں حسب ذیل ہے تحریر فرماتے ہیں:-

"ابراہیم لخت جگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خورد سالی میں یعنی سولھویں مہینے میں فوت ہو گئے تھے۔ اس کی صفائی استعداد کی تعریف اور اس کی صدیقانہ فطرت کی صفت و ثنا احادیث کے رو سے ثابت ہے۔" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

پس صحابہ کرام اور بزرگان سلف کے اقوال اور حضرت حکم عدل علیہ السلام کے فیصلہ سے قطعی طور پر طے ہو گیا کہ حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً صحیح حدیث ہے اس کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔ اہل علم محققین بھی اسے صحیح یقین کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ بھی اسے صحیح مانتی ہے۔

حدیث پر اعتراض محض معنے نہ سمجھنے کے باعث ہے

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امام نووی ایسے بعض بزرگوں نے حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً پر کلام کیا ہے مگر دراصل اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو اس حدیث کے سمجھنے میں دقت پیش آئی تھی علامہ شوکانی لکھتے ہیں "و ھو عجیب من النووی مع ورودہ عن ثلاثۃ من الصحابۃ و کانہ لم یظھر لہ تاویلہ" کہ ایسی حدیث پر جو تین صحابیوں سے مروی ہے امام نووی کا اعتراض عجیب ہے باعث یہ ہے کہ ان پر اس حدیث کا صحیح مفہوم واضح نہیں ہوا" (الفوائد المجموعہ صفحہ ۱۴۹) اس جگہ امام علی القاری کے الفاظ کتنے پیارے ہیں فرماتے ہیں "و اذا اخبر الصادق و ثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام فیہ کما بینا فیہ" کہ جب نبی صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے اور صحیح نقل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے تو پھر اس کے مخالف اور منافی کلام کا کوئی مطلب نہیں ہے" (موضوعات کبیر صفحہ ۵۶) پس اہل تحقیق کے نزدیک حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً یقینی طور پر درست حدیث ہے اور اگر کسی نے اس کے معنے کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے تو اس سے حدیث کی ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔

حدیث لو عاش لکان صدیقاً نبیاً سے ہمارا استدلال

ہم ثابت کر آئے ہیں کہ حدیث نبوی لو عاش لکان صدیقاً نبیاً ایک صحیح حدیث ہے تاریخی طور پر یہ بھی ثابت ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت اور وفات آیت خاتم النبیین کے نازل ہونے کے قریباً پانچ برس بعد ہوئی تھی۔ ہمارا استدلال یہ ہے کہ اگر سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھتے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا تو صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہرگز یہ نہ فرماتے لو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔ کہ اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ بلکہ اس کے برعکس یوں فرماتے کہ چونکہ میں خاتم النبیین ہوں اس لئے اگر ابراہیم زندہ بھی رہتے تب بھی نبی نہ ہو سکتے۔ حضور کا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر یہ ارشاد صاف دلالت کرتا ہے کہ اگرچہ بوجہ وفات صاحبزادہ ابراہیم نبی نہیں بن سکے مگر امتی نبوت کے پانے میں آیت خاتم النبیین روک نہیں ہے۔ مثال یوں سمجھئے کہ کالج کا کوئی ہونہار طالب علم فوت ہو جاتا ہے۔ پرنسپل کہتا ہے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور ایم اے ہو جاتا۔ پرنسپل کا یہ قول اس امر پر نص قاطع ہے کہ فی الجملہ ایم اے ہونا ممکن ہے۔ اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لو عاش لکان صدیقاً نبیاً اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ فی الجملہ امت میں نبی بننا ممکن ہے پس یہ حدیث نبوی امکان نبوت پر ایک واضح برہان ہے۔

خاتم النبیین کے معنے اور حضرت ملا علی القاری

آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت امام علی القاری نے بڑی صراحت سے حدیث

لوعاش لکان صدیقاً نبیاً کو صحیح اور قوی حدیث قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ اپنے موقف کی حمایت میں امام ملا علی القاری کے قول کو بھی بطور تائیدی دلیل پیش کرتی ہے اس پر جناب قاضی کوکب صاحب فرماتے ہیں:۔

"ملا علی قاری بھی خاتم النبیین کا وہی مفہوم سمجھتے ہیں جو باقی تمام امت نے سمجھا ہے۔"
(ترجمان القرآن صہ ۳۹)

۲۔ "دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک ملا علی قاری اس روایت کے حق میں رائے دیتے ہیں اور کوئی شخص ان کی اس رائے کو باقی تمام آئمہ حدیث کے فیصلے (؟) پر ترجیح دینا چاہتا ہے تو کم از کم اسے اس روایت کا وہ مطلب اور منشاء بھی پیش نظر رکھنا چاہیے جو ملا علی قاری نے اس روایت کی تشریح میں بیان کیا ہے۔" (صہ ۳۶)

جناب کوکب صاحب کے ارشادات کی تعمیل میں ہم پہلے خاتم النبیین کا وہ مفہوم ذکر کرتے ہیں جو جناب ملا علی القاری نے سمجھا تھا آپ صریح اور واضح الفاظ میں خاتم النبیین کے معنے یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اذ المعنی انہ لا یأتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ و لم یکن من امتہ"
(موضوعات صہ ۶۹)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرنے والا ہو۔ اور آپ کا امتی نہ ہو۔ کوکب صاحب فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا جو مفہوم ملا علی قاری نے سمجھا وہ وہی تھا "جو تمام امت" سمجھتی رہی ہے پس متعین ہو گیا کہ خاتم النبیین کے ان معنوں پر امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ناسخ شریعت محمدیہ اور غیر امتی نبی نہیں آسکتا ان معنوں سے جماعت احمدیہ کو بھی پورا اتفاق ہے ہمارے نزدیک صرف امتی اور تابع شریعت محمدیہ نبی آسکتا ہے ناسخ شریعت اور غیر امتی نبی ہرگز نہیں آسکتا۔

حدیث لوعاش لکان صدیقاً نبیاً کا "مطلب اور منشاء"

جناب کوکب صاحب نے "دوسری بات" یہ فرمائی ہے کہ یہ بھی تو دیکھو کہ امام ملا علی القاری نے اس روایت کا "مطلب اور منشاء" کیا بیان کیا ہے، کوکب صاحب کی یہ بات بڑی معقول ہے آئیے اس بارے میں بھی امام علی القاری کی عبارت پڑھیے امام موصوف سند حدیث پر بحث کرتے ہوئے اسے قوی حدیث قرار دے کر تحریر فرماتے ہیں:

"و مع هذا لو عاش ابراهيم و صار نبياً و كذا لو صار عمر نبياً لكانا من اتباعه عليه السلام. كعيسى و الخضر و الياس عليهم السلام فلا يناقض قوله خاتم النبيين اذ المعنى انه لا يأتي نبي بعده ينسخ ملته و لم يكن من امته و يقويه حديث لو كان موسى حياً لما وسعه الا اتباعي"
(موضوعات کبیر صہ ۶۹)

ترجمہ: باایں ہمہ یہ بات بھی ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسےٰ۔ حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے پس حدیث لوعاش لکان صدیقاً نبیاً اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو اس مفہوم کی تقویت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔"

حضرت امام علی القاری کا ارشاد نہایت واضح ہے انہوں نے غیر مبہم الفاظ میں حدیث نبوی لوعاش لکان صدیقاً نبیاً کا یہ مطلب اور یہ منشاء بیان فرمایا ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی نبی ہوتے کیونکہ آیت خاتم النبیین امتی نبی کے راستے میں قطعاً روک نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ بھی مشیت ایزدی سے اگر نبی ہوتے تو امتی نبی ہوتے۔ حضرت امام موصوف نے حضرت مسیح۔ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام کی مثال دے کر بھی یہ واضح فرمایا کہ آنحضرت کے تابع نبیوں کے وجود کو محال نہیں سمجھا گیا۔ پھر حدیث لوکان موسےٰ حیاً کو پیش کر کے مزید صراحت فرما دی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند و بالا مرتبہ ہے کہ حضرت موسےٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ آپ کے تابع نبی ہوتے پس یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ امام علی القاری حدیث زیر بحث سے امتی نبی کا امکان مانتے تھے

پھر آپ نے ایک دوسری جگہ بھی حدیث لوکان موسیٰ حیاً کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"اقول لا منافاۃ بین ان یکون نبیا وان یکون تابعاً لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی منافات اور تناقض نہیں کہ ایک شخص نبی بھی ہو اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع بھی ہو۔"
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۵۶۴)

اب یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ نے حدیث لوعاش لکان صدیقاً نبیاً سے امتی نبی کا امکان تسلیم فرمایا ہے انہوں نے اس حدیث کا یہی مطلب اور منشا سمجھا ہے اور یہی ہمارا موقف و مسلک ہے

قاضی کوکب صاحب کے اشکال کا حل۔

جناب کوکب صاحب نے موضوعات کبیر کی عبارت "ولیشیر الیہ قولہ تعالیٰ . . . وصار نبیاً لو صار لا یکون نبینا خاتم النبیین" پیش کر کے ارشاد فرمایا کہ:۔

"ملا علی قاری کی عبارت بالا کے مطابق یہ روایت بھی ختم نبوت کے اسی اعتقاد کی تائید کرتی ہے جو ساری امت میں مسلم اور متفق علیہ چلا آیا ہے۔" (ترجمان صہ ۳۷)

سو واضح ہو کہ گذشتہ ہے کہ خاتم النبیین کے مفہوم کے بارے میں اوپر واضح بحث ہو چکی ہے اور ثابت ہو چکا ہے کہ امام علی القاری اور تمام امت کے نزدیک ختم نبوت کا یہی مفہوم ہے کہ نبوت تشریعی اور نبوت مستقلہ بند ہے امتی نبوت امت میں باقی ہے۔

جناب کوکب صاحب کی پیش فرمودہ عبارت بظاہر امام علی القاری کی ان تصریحات کے خلاف نظر آتی ہے جنہیں ہم اوپر نقل کر چکے ہیں مگر یہ اشکال تدبر کرنے سے فوراً حل ہو جاتا ہے۔ قاضی کوکب صاحب کی عبارت کے الفاظ "ومان ولدہ من صلبہ یقتضی ان یکون لب قلبہ کما یقال الولد سر لابیہ" اس اشکال کے حل کے لئے کلید ہیں یعنی اگر صاحبزادہ ابراہیمؓ "الولد سر لابیہ" کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مستقل اور صاحب شریعت نبی ہوتے تو یہ خاتم النبیین کے منافی ہوتا۔ آنحضرت کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں ہو سکتا کوکب صاحب کے اپنے الفاظ "مکمل پرتو" کا بھی یہی مطلب ہے۔

اب حضرت امام علی القاری کی دونوں عبارتیں مطابق ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ جہاں انھوں نے نبی کے وجود کو خاتم النبیین کے منافی قرار دیا ہے وہاں ان کی مراد صاحب شریعت نبی ہے اور جہاں انھوں نے نبی کے وجود کو خاتم النبیین کے منافی نہیں ٹھہرایا وہاں ان کی مراد تابع اور امتی نبی ہے فلا منافاۃ ولا اشکال۔

جناب کوکب صاحب کے آخری سوال کا جواب

قاضی کوکب صاحب نے ترمذی کی حدیث "لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب" نیز بخاری و مسلم کی حدیث: "انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی" پیش فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"کیا قادیانی فضلاء ہمیں سمجھائیں گے کہ حضور نے اس وقت خاتم النبیین کا کیا مطلب سمجھا تھا۔؟"
(ترجمان القرآن حاشیہ ۳۲)

جواباً عرض ہے کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا مطلب افضل النبیین ہی سمجھا تھا جس کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا یا اس کی پیروی کے بغیر نبی نہیں بن سکتا۔ حضرت امام علی القاری نے بھی خاتم النبیین کے یہی معنے ذکر فرمائے ہیں۔ امام ترمذی نے حضرت عمرؓ والی حدیث کو خود غریب قرار دیا ہے نیز اس کے راوی مشرح بن ہامان کو ضعیف ٹھہرایا گیا ہے (تعقبات سیوطی صہ ۶۲ و تہذیب التہذیب صہ ۱۵۵) (کوکب صاحب روایت کو قابل التفات نہیں سمجھتے) پس یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ حضرت عمرؓ نبی کیوں نہ بنے۔؟ علاوہ ازیں اس بارے میں دوسری روایت یوں آئی ہے

"ولم ابعث لبعثت یا عمر"

کہ اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو حضرت عمرؓ مبعوث کئے جاتے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صہ ۵۳۹)۔ کوکب صاحب کے اس حصہ سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے یوں دیا ہے

"اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" (انعام ۱۲۴)

(باقی صہ ۶ پر)

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے اس کی سرگرمیاں قطعاً جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے کے مترادف نہیں ہوتیں۔ اس ضمن میں جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں اس وقت تک کوئی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک مستحکم حکومتیں قائم نہ ہوں اور ایسے ممالک میں جو ابھی ترقی کی اولیں منازل طے کرتے ہیں مصروف ہیں ایسے لوگوں کی قطعاً گنجائش نہیں ہے جو ہر وقت حکومتوں پر جارحانہ نکتہ چینیاں ہی کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوں۔ جن مغربی ممالک میں عوام سیاسی طور پر بیدار ہیں جیسا کہ امریکہ اور برطانیہ وہاں ایسے لوگ شاید زیادہ نقصان رساں نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں ایسے ممالک کی ریس نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر پاکستان ایسے ممالک میں انقلابی نعرہ بازی جو قوت سے انقلاب لانے کے اشاروں پر بھی محمول ہو قطعاً ملک و قوم کے لئے مفید نہیں ہے چہ جائیکہ اس کو جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق ادا کرنے کی وجہ سے بہترین جہاد سمجھا جائے۔ البتہ تعمیری نکتہ چینی اور بات ہے لیکن تعمیری نکتہ چینی ہر وقت حکومت کے خلاف ہی تقریریں کرتے پھرنے کا نام نہیں ہے نہ یہ جائز طریق سے حکومت بدلنے کی تعریف میں آتا ہے ایسا کام تو اول و آخر فساد فی الارض ہی کہلا سکتا ہے

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

سکیم کی بنیاد اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے متعدد بار ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم ۱۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بہ سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا $\frac{4}{5}$ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی $\frac{1}{5}$ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال $\frac{1}{5}$ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال $\frac{2}{5}$ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالبقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوّم اہل حرفہ کا۔ سوّم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوّم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی)۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اُسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پر اویلڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہیں گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

ناظر تعلیم ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی عبدالرشید خان تین چار روز سے بیمار ہیں ان کی صحتیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (عبدالعزیز خان مسجد احمدیہ خوشاب)

۲۔ میرے ابا جان درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے۔ (مرزا الطاف علی لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد)

۳۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب سیال ایڈووکیٹ قصور کافی عرصہ سے بلڈ پریشر اور اس سے متعلقہ دیگر عوارض میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں آپ گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپ کی بیماری سب اہل خاندان کے لئے پریشانی کا موجب بنی ہوئی ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ رحیم و کریم خدا اپنے خاص فضل سے برادرم موصوف کو جلد سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اشرف سیال ایم اے لاہور)

۴۔ میرے بھائی عزیزم مسعود احمد انیس ابن شیخ ضیاء الحق صاحب گمبٹ کا میو ہسپتال لاہور میں گھٹنے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ قمر النساء اہلیہ طارق ہاشمی صاحب

۵۔ بندہ عرصہ سے بیمار رہتا ہے۔ تمام احمدی جماعتوں سے التجا ہے کہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔ (ملک اللہ دتہ سٹی بکنگ ایجنٹ ریلوے لائلپور)

۶۔ اہلیہ ام ضعف اعصاب اور بلڈ پریشر سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (سردار بشیر احمد - XEN - حافظ آباد)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام سال رواں کی چھٹی دو روزہ تربیتی کلاس برائے مجالس خدام الاحمدیہ جھنگ اور بھائی پھیرو مورخہ ۱۴ مارچ ۶۴ء بروز ہفتہ نماز عصر سے شروع ہو کر مورخہ ۱۵ مارچ بروز اتوار نماز عصر تک مسجد احمدیہ بھیرو میں ہوگی جس کے طفیل افریقہ امریکہ اور یورپ میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کے بعض ایمان افروز مناظر نیز تعمیر ہونے والی مساجد کی سلائیڈیں بھی دکھائی جائیں گی۔ باہر سے شریک ہونے والے خدام کے لئے قیام اور طعام کا انتظام ہوگا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاہور)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نوابشاہ کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نوابشاہ کا پہلا تربیتی اجتماع بمقام شہر نوابشاہ مورخہ ۳۔۴۔۵ اپریل بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے جملہ مجالس نوابشاہ کے قائدین اپنی مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شریک ہونے کا اہتمام فرما دیں۔ اس کے علاوہ مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کے انصار، خدام و اطفال کو بھی اس اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

(قائد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ نوابشاہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز / سپلائرز سے قابل ترجیح یہ کہ پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کے ذریعے ہو مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں وضاحت کے ساتھ ایجنٹوں کا کمیشن درج ہونا چاہئیے۔ جیسا کہ قیمتوں میں شامل ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز اور مقدار کی مختصر تشریح	ٹنڈر کے مکمل دستاویزات بشمول ڈاک و پیکنگ اخراجات کی قیمت (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخ	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱-	214 (Aid Loan no. 070) 64 (P6) I لیتھس۔ ڈبل ٹرننگ، ردل ٹاڈ ٹکسنگ، اینڈ ٹاڑ بورنگ اینڈ فیسنگ مشین = ۷ عدد	۲۵/- روپے قیمت فی نقشہ ایک روپیہ	۱۰ ۳/۶۲ تا ۲۵ ۴/۶۲	۲۷ ۴/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۷ ۴/۶۲ کو ۹ بجے صبح
۲-	214 (Aid Loan N. 070) 64 (P6) II لیبارٹری اکوپمنٹ مشتمل بہ پارٹیشنرز۔ دسکو میٹرز، واڑ سٹل وغیرہ 6 Items	۱۰/- روپے	۱۰ ۳/۶۲ تا ۲۵ ۴/۶۲	۲۷ ۴/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۷ ۴/۶۲ کو ۹ بجے صبح
۳	214 (Aid Loan No. 070) 64 (P6) III لیبارٹری اکوپمنٹ مشتمل بر فزیکل ٹیسٹنگ مشینیں = ۴ عدد	۱۰/- روپے	۱۰ ۳/۶۲ تا ۲۷ ۴/۶۲	۲۸ ۴/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۸ ۴/۶۲ کو ۹ بجے صبح
۴	214 (Aid Loan No. 070) 64 (P6) IV سٹیل شاپ میں استعمال کے لئے ٹمپریچر ریکارڈ کرنے کا اکوپمنٹ 9 Items	۱۰/- روپے	۱۰ ۳/۶۲ تا ۲۷ ۴/۶۲	۲۸ ۴/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۸ ۴/۶۲ کو ۹ بجے صبح
۵	214 (Aid Loan No. 070) 64 (P6) V پرنٹنگ پریسز آف ٹائپس = ۸ عدد	۲۵/- روپے	۱۰ ۳/۶۲ تا ۲۸ ۴/۶۲	۲۹ ۴/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۹ ۴/۶۲ کو ۹ بجے صبح

۲- ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مندرجہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ انعامی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر وصول نہیں کئے جائیں گے۔)

امریکہ (یو ایس اے) کے ٹنڈر دہندگان کی دستاویزات بامعاوضہ قونصل جنرل آف پاکستان ۱۳- ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱- این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصولہ پیش کشوں ہی پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر کو موقع پر موجود ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولا جائے گا۔

۳- کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق کوئی استفسار یا ترسیل زر دستخط کنندہ ذیل کے نام پر نہیں ہونی چاہئیے۔

اے حمید (چیف کنٹرولر آف پرچیز)
چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور

تصحیح

مسل ۱۲۲۳۵ کے تحت جو وصیت اخبار الفضل مورخہ ۲۳ ۲/۶۲ میں شائع ہوئی ہے اس وصیت میں موصی کا نام غلط شائع ہو گیا ہے موصی کا اصل نام "ملک علی حید صاحب ہے" احباب تصحیح فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ام الالسنہ

ARBIC

the Source of all Languages

مصنفہ

شیخ محمد احمد صاحب مظہر

۱۱۳ صفحات پر مشتمل۔ عربی کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں قطعی دلائل طرز تحریر محققانہ قیمت صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔

ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ ضلع جھنگ

مرغیوں کا ٹیکہ

میرے چچا جان ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب مرحوم و مغفور مرغیوں کے ٹیکہ کے لئے تازہ دوا منگوا کر ٹیکہ کیا کرتے تھے اب اکثر احباب کے اصرار پر میں نے تازہ دوا منگوائی ہے۔

ضرورتمند احباب مورخہ ۱۳ ۳/۶۲ بروز جمعہ صبح آٹھ بجے مرغیوں کے ٹیکہ کروا لیں۔

عبدالمنان شاہ بمکان ڈاکٹر عبدالستار شاہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ - ۱۰ ۳/۶۲

دعائے مغفرت

میرے دادا میاں عزیز احمد خان صاحب غوری مورخہ ۲۸ فروری بروز جمعرات ۸۰ سال کی عمر میں اندھے پور کٹیا ضلع شاہ جہان پور بھارت میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ۵ لڑکے ۳ لڑکیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں جن میں دو لڑکیاں سلسلہ کے مرکز ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں اور ایک لڑکی ایک لڑکا اور پوتا سانگھڑ میں مقیم ہیں۔

احباب جماعت و درویشان قادیان دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

(خاکسار حامد خاں غوری سانگھڑ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سری نگر ۱۱ مارچ۔ بھارتی یونین میں مقبوضہ کشمیر کی خاص حیثیت ختم کرانے کے لئے ریاست کے صدر اور وزیر اعظم کے عہدوں کے نام علی الترتیب گورنر اور وزیر اعلیٰ رکھنے کے متعلق کل ایک بل نام نہاد سری نگر اسمبلی میں پیش کر دیا گیا۔ ریاستی جن سنگھی پارٹی نے یہ بل پیش کرتے ہوئے تجویز کیا کہ ریاستی پرچم کی بجائے بھارت کے قومی پرچم کو اختیار کیا جائے وزیر داخلہ نے اس موقعہ پر کہا کہ حکومت اس بل کی مخالفت نہیں کرے گی۔

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ بھارت کے پانچ کروڑ مسلمانوں کی جان ومال کے تحفظ اور انہیں پرسکون طور پر آباد کرنے کے لئے پاکستان اقوام متحدہ سے ریڈ کلف ایوارڈ کے خاتمے کا مطالبہ کرے گا یہ بات مرکزی وزیر مواصلات اور قومی اسمبلی میں قائد ایوان خان عبدالصبور خان نے کل بیان بتائی۔ پاکستان اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ آئندہ موسم گرما میں کرے گا۔ خان عبدالصبور خان نے کہا کہ بھارتی مسلمانوں کے ساتھ حکومت بھارت کے غیر انسانی رویہ کے پیش نظر ریڈ کلف ایوارڈ کے خاتمے کے سوا اب کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ بھارت میں محض تعصب کی بنا پر مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا گیا ہے بھارت چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے اس لئے ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے آپ نے کہا اس کے ساتھ ساتھ لاکھوں بھارتی مسلمانوں کو مشرقی پاکستان میں دھکیلا جا رہا ہے جس کی وجہ سے بھارتی مسلمانوں کی آباد کاری کا مسئلہ تشویشناک صورت اختیار کر لے گا۔ ریڈ کلف ایوارڈ کے ذریعہ پاکستان کے ساتھ شدید ناانصافی ہوئی ہے اور اس کو پہلے ہی اپنے حق سے بہت کم علاقہ ملا ہے اب بھارت سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی آمد سے یہ مسئلہ اور زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے پاکستان کو ان مسلمانوں کی آباد کاری نیز جو پانچ کروڑ مسلمان بھارت میں انتہائی قابل رحم حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان کی جان ومال کے تحفظ اور پرسکون آباد کاری کے لئے اپنے حق کا علاقہ حاصل کرنا ہوگا اس مقصد کے لئے پاکستان ریڈ کلف ایوارڈ کے خاتمہ کا مطالبہ کرے گا۔

کراچی ۱۱ مارچ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ٹالبوٹ کل نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے وہ آج لاہور میں صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے کشمیر اور باہمی دلچسپی کے دوسرے مسائل پر گفتگو کریں گے اور ۱۳ مارچ کو کابل روانہ ہو جائیں گے جہاں سے وہ تہران جائیں گے۔

کوالالمپور ۱۱ انڈونیشیا کے ساتھ صلح کی بات چیت ٹوٹ جانے کے بعد کل حکومت ملائیشیا نے تمام ملک میں جبری بھرتی کا حکم دے دیا

کابینہ کے خصوصی اجلاس کے بعد ایک حکم جاری کیا گیا جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ ملک بھر میں اکیس سے ۲۹ برس تک کے تمام صحت مند نوجوانوں کو جبری طور پر فوج میں بھرتی کیا جائے

اس حکم کا اطلاق بورنیو کے اس علاقہ پر بھی ہوگا جہاں ان دنوں انڈونیشیا کے چھاپہ مار اور ملائشیا کے حفاظتی دستوں میں لڑائی ہو رہی ہے

جکارتہ ۱۱ مارچ۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے کل اعلان کیا کہ وہ تنازعہ ملائشیا کے بارہ میں بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن ایسی بات چیت کے لئے پہلے سے کوئی شرط عاید نہیں کرنی چاہیئے یہ انکشاف آج جکارتہ میں انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے کیا انہوں نے بتایا کہ امریکی سفیر سے بات چیت کے بعد صدر سوئیکارنو نے ملائشیا کے تنازعہ کو مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے کی پیشکش کی۔ انہوں نے بتایا کہ سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی بجائے ایک اعلیٰ سطح کانفرنس منعقد کرنا زیادہ سود مند ثابت ہوگا۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ برطانوی پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیبر لیڈر مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا کہ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی تو وہ امریکہ کے ساتھ برطانیہ کے لئے پولارس میزائل کے سمجھوتہ کو منسوخ کر دے گی انہوں نے کہا کہ امریکہ سے پولارس میزائل حاصل کرنا برطانیہ کے لئے حماقت کی بات ہے۔

"لو عاش لکان صدیقاً نبیاً" حدیث صحیح ہے

(صفحہ ۵ سے آگے)

کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کسے اپنا نبی اور رسول بنائے یہ کام کسی کوکب صاحب یا کسی دوسرے علماء کا نہیں ہے باقی رہے دوسری حدیث کے الفاظ "لا نبی بعدی" سو ان کے مطلب اور منشاء کے لئے جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کے الفاظ کافی ہیں لکھتے ہیں:

"لا نبی بعدی آیا ہے جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں
کہ میرے بعد کوئی نبی شرع
ناسخ لے کر نہیں آئے گا"

(اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب القول المبین ملاحظہ فرمائیں امید ہے کہ جناب کوکب صاحب خاتم النبیین کا مطلب ضرور سمجھ گئے ہوں گے ہاں اگر انھوں نے نہ سمجھنے کا ہی تہیہ کیا ہوا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نئی دہلی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دھمکی دی ہے کہ امریکی امداد ان کے ملک کو کشمیر کے بارے میں کسی تجویز کو تسلیم کر لینے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ جو تجویز ہم پسند نہیں کرتے وہ امریکہ ہم پر ٹھونس نہیں سکتا۔ وہ فرانس کے اخبار "لا ماندے" کی اس خبر پر تبصرہ کر رہے تھے کہ امریکہ کشمیر کو تقسیم کرنا چاہتا ہے۔

اخبار "لا ماندے" نے اپنے اداریہ میں اس تجویز کا ذکر کیا ہے اور بھارتی وزیر اعظم کو پارلیمنٹ کے ایک رکن نے ایک خط کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اپنے جواب میں پنڈت نہرو نے کہا کہ میں اخبار لا ماندے کے اداریہ کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کیا لکھا ہے لیکن جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس نے ہمیں اس بارے میں کوئی تجویز پیش نہیں کی۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر فلپس ٹالبوٹ کے خلاف بھارت میں زبردست مظاہرے کئے گئے۔ تین سو سے زیادہ مظاہرین نئی دہلی میں امریکی سفارتخانے کے سامنے جمع ہو گئے اور انہوں نے امریکہ اور ٹالبوٹ کے خلاف نعرے لگائے خبر رساں ایجنسی کے مطابق مظاہرے بعض ذمہ دار لیڈروں نے کرائے ہیں مظاہرین نے بعد ازاں برطانوی ہائی کمشنر کے سامنے بھی مظاہرے کئے۔ امریکہ اور برطانیہ کے خلاف مظاہروں میں کمیونسٹ اور کانگرسی لیڈر شامل تھے۔

لاہور ۱۱ مارچ۔ صدر ایوب خان نے انتباہ کیا ہے کہ اگر پاکستان کی آبادی میں اضافے کی رفتار کم نہ کی گئی تو آئندہ چند سال کے اندر پاکستان کے تمام ترقیاتی منصوبوں کا مقصد فوت ہو جائے گا اور ملک کو ایک خوفناک اقتصادی اور معاشرتی انتشار اور بے چینی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ آبادی میں اضافہ کی موجودہ رفتار کو کم کرنے کے لئے موثر اور ہمہ گیر اقدامات ناگزیر ہیں۔ صدر محمد ایوب خاں کل صبح یونیورسٹی کیمپس لاہور میں فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام آبادی میں اضافے کی روک تھام سے متعلق مسائل پر سیمینار کا افتتاح کر رہے تھے۔

لاہور ۱۱ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان نے "دعوتِ فکر" نامی پمفلٹ جو بزم توحید وسنت ہری پور ہزارہ نے شائع کیا ہے اور انجمن غوثیہ ہری پور ہزارہ کے شائع کردہ پمفلٹ دعوتِ حق بجواب دعوتِ فکر کی تمام کاپیاں بحق سرکار ضبط کر لینے کا حکم جاری کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ مارچ۔ امریکہ نے ملائیشیا، فلپائن اور انڈونیشیا سے اپیل کی ہے کہ ملائشیا کا بحران پرامن طریقہ سے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ ملائشیا کا پرامن حل چاہتا ہے۔

قاہرہ ۱۱ مارچ۔ عرب سربراہوں کی کانفرنس کے فیصلوں پر عملدرآمد کی نگران کمیٹی کا کل صبح قاہرہ میں ایک اجلاس شروع ہوا۔ اس کمیٹی میں تمام عرب سربراہوں کے نمائندے شامل ہیں۔ کمیٹی عرب وزرائے خارجہ کی کانفرنس اور اسرائیل کی جارحیت سے دنیا کو آگاہ کرنے کے منصوبے، عرب ہائی کمان کی تشکیل دریائے اردن کے معاون دریاؤں کے رخ موڑنے کے منصوبے، عرب وزرائے اطلاعات کی کانفرنس کے فیصلوں اور عرب ملکوں کی معیشت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے پروگرام کا جائزہ لے رہی ہے۔

جنیوا ۱۱ مارچ عالمی ادارہ صحت کے اجلاس میں پاکستان کے مندوب ڈاکٹر آفریدی کو برازیل کی حکومت کی طرف سے ایک تمغہ پیش کیا گیا ہے۔ برازیل کے وزیر صحت مسٹر نیلسن نڈول نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برازیل حکومت نے ڈاکٹر آفریدی کو یہ تمغہ صحت عامہ اور گرم ملک کی خاص خاص بیماریوں میں قابل قدر تحقیقات پر پیش کیا ہے۔

دعائے مغفرت

برادرم محترمی میرزا اجمل بیگ صاحب ولد میرزا ارشد بیگ صاحب ایک لمبی علالت کے بعد ۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو صبح دس بجے میرے مکان نمبر ۴۰۔ کاروار پارک موہنی روڈ لاہور میں وفات گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

(خاکسار میرزا امجد بیگ)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ بخار اور گلے میں خون آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ میں بزرگانِ سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵۲